مقررات ادارۃ کنز المدارس

قال سفیان الثوری : "الأسناد سلاح المؤمن فاذالم یکن معہ فبایّ شی ، یقاتل"
(شرف اصحاب الحدیث "للخطیب البغدادی ،1/ 42،الرقم :)81

المقدمہ

(فی اصول الحدیث)

(سوالا جوابا)

الشیخ عبد الحق محدث الدہلوی
رحمۃ اللہ علیہ

متوفی
1052ھ

تالیف
احمد عباس عطاری
مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

کاوش: احمد عباس عطاری

مدرس: استاد محترم مولانا اسجد مدنی

نوٹس: المقدمۃ الشیخ

عرض کاتب!!!

اس فائل میں آپ کو مقدمۃ الشیخ کے سوالا جوابا نوٹس مل جائیں گے۔۔۔

اگر آپ مندرجہ ذیل کتب کے ہمارے لکھے نوٹس چاہتے ہیں تو نیچے دیئے گئے نمبر پہ رابطہ کریں (1) تاریخ الخلفاء (2) مختصر القدوری (3) دروس البلاغہ (4) النحو الواضحۃ (5) شمائل محمدیہ (6) الکافیہ (7) نور الانوار (8) مسند امام اعظم (9) المرقاۃ (10) اتحاف المسلم (11) اصول الشاشی

PHONE NO : 0312.7237373

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام:

عبد الحق بن سیف الدین بن سعد اللہ البخاری الدہلوی

ولادت و جائے ولادت :

آپ محرم الحرام کے مہینے میں سن 959ء میں دہلی میں پیدا ہوئے

تعلیم و تربیت

آپ نے ایک سال میں پورا قرآن پاک حفظ کر لیا پھر آپ علم دین حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے اور آپ نے اپنے والد اور ان کے علاوہ دیگر علماء سے دہلی کے مدرسے میں علم حاصل کیا پھر آپ حرمین شریفین چلے گئے، وہاں چار سال رہے اور آپ وہ پہلے شخص ہے جنہوں نے ہند میں علم حدیث کی تدریس و تصنیف کی

اساتذہ:

1 شیخ سیف الدین بن سعد للہ بخاری (آپ کے والد)

2 عبد الوہاب بن ولی للہ متقی

3 حمید الدین بن عبد للہ سندی

تصنیفات:

1 مفتاح الغيب في شرح فتوح الغيب

2 أخبار الأخبار فی أسرار الأبراء

3 شرح الشمسية

4 فتح المنان في مذهب النعمان.

وفات:

آپ نے ربیع الاول کے مہینے میں سن 1052ء میں منگل کے دن دہلی میں وصال فرمایااور آپ کو حوض شمسی کے قریب دفن کیا گیا

تعریف الاحادیث

سوال: حدیث کسے کہتے ہے ؟

جواب: جمہور محدثین کے نزدیک حدیث کا اطلاق حضور کے قول و فعل اور تقریر پر کیا جاتا ہے

سوال: تقریر کسے کہتے ہے ؟

جواب: ایسا کام جو کسی صحابی نے کیا ہو، یا حضور کی موجودگی میں کوئی بات کہی ہو اور حضور نے اس کا انکار نہ کیا ہوا اور نہ ہی اس سے منع کیا ہو بلکہ خاموش رہے ہو اور اس کو پختہ کیا ہو

سوال: کیا حدیث کا اطلاق ان بیان کردہ چیزوں کے علاوہ بھی کسی پر کیا جاتا ہے ؟

جواب:: جی ہاں ! بعض محدثین حدیث کا اطلاق ان چیزوں کے ساتھ ساتھ صحابی اور تابعی کے قول و فعل اور تقریر پر بھی کرتے ہیں

انواع الاحادیث

سوال: مرفوع کسے کہتے ہے؟

جواب: جس قول یا فعل یا تقریر کی انتہا حضور ﷺ پر ہوتی ہوا سے مرفوع کہا جاتا ہے

سوال: موقوف کسے کہتے ہے؟

جواب: جس قول یا فعل یا تقریر کی انتہا کی صحابی پر ہوا سے موقوف کہا جاتا ہے۔ مثلاً: قال ابن عباس

سوال: مقطوع کسے کہتے ہے؟

جواب: جس قول یا فعل یا تقریر کی انتہا کسی تابعی پر ہوا سے مقطوع کہا جاتا ہے

نوٹ: (یہ تینوں حدیث کی اقسام ہیں)

الحدیث والاثر

سوال: حدیث کی کس قسم کو حدیث اور کس کو اثر کہا جاتا ہے؟ بیان کریں

جواب: بعض محدثین کے نزدیک لفظ حدیث مرفوع اور موقوف کے ساتھ خاص ہے اور لفظ اثر مقطوع کے ساتھ خاص ہے اور بعض مرفوع پر اثر کا اطلاق کرتے ہے جیسا کہ دعائے ماثورہ

الخبر والحدیث

سوال: خبر اور حدیث کے بارے میں اختلاف بیان کریں

جواب: جمہور محدثین کے نزدیک خبر اور حدیث دونوں ایک معنی میں ہیں لیکن بعض محدثین حدیث کو اسُ روایت کے ساتھ خاص کرتے ہے جو حضور ﷺ سے، صحابی سے اور تابعی سے آئی ہو اور خبر کو پچھلی امتوں، سلطنتوں اور

ماضی کی باتوں کے ساتھ خاص کرتے ہے اسی لیے جو سنت میں مشغول ہو جائے اسے "محدّث" اور جو تاریخ میں مشغول ہو جائے اسے "اخباری" کہا جاتا ہے

سوال: حدیث مرفوع کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

1. صریحی 2. حکمی

انواع الرفع الصریح

سوال: حدیث مرفوع صریحی کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں مع تعریفات بیان کریں

جواب: حدیث مرفوع صریحی کی تین اقسام ہیں

1. قولی
2. فعلی
3. تقریری

1 حدیث مرفوع صریحی قولی:

کسی صحابی کا یہ کہنا کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا یا حضور ﷺ نے فرمایا یا حضور ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے ایسا فرمایا اسے حدیث مرفوع صریحی قولی کہتے ہے

2 حدیث مرفوع صریحی فعلی:

کسی صحابی کا یہ کہنا کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ کرتے ہوئے دیکھا یا حضور ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے ایسا کیا

3 حدیث مرفوع صریحی تقریری:

کسی صحابی یا غیر صحابی کا یہ کہنا کہ صحابہ میں سے فلاں نے یا کسی صحابی نے حضور ﷺ کے سامنے ایسا کیا اور آپ ﷺ نے منع نہ کیا

أنواع الرفع الحكمي

سوال: حدیث مرفوع حکمی کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں مع تعریفات بیان کریں

جواب: حدیث مرفوع حکمی کی تین اقسام ہیں۔

1. قولی
2. فعلی
3. تقریری

1 حدیث مرفوع حکمی قولی:

کوئی صحابی اسُ بات کی خبر ہے جو پہلی کتابوں میں موجود نہ ہو اور نہ ہی اس میں اجتہاد کی گنجائش ہو

مثلاً: سابقہ احوال کی خبر دینا، پچھلے انبیاء اور ان کی امتوں کی خبر دینا، قیامت کے احوال کی خبر دینا وغیرہ

2 حدیث مرفوع حکمی فعلی:

کوئی صحابی ایسا کام کرے جس میں اجتہاد کی گنجائش نہ ہوں

3 حدیث مرفوع حکمی تقریری:

کوئی صحابی یہ کہے کہ حضور ﷺ کے زمانے میں صحابہ نے ایسا کیا اور کیونکہ وہ حضور ﷺ کا ظاہری زمانہ تھا تو حضور ﷺ کو خبر ہو جاتی تھی اور اگر ظاہراً خبر نہ بھی ہوتی تو وہ نزول وحی کا زمانہ تھا وحی کے ذریعے آپ ﷺ کو خبر ہو جاتی یا کوئی صحابی یہ کہے کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں صحابہ اس اس کو سنت کہتے تھے

سوال: سنت کا اطلاق کس کس پر کیا جاتا ہے؟

جواب: جمہور محدثین کے نزدیک سنت کا اطلاق صرف سنتِ رسول ﷺ پر کیا جائے گا اور بعض کہتے ہیں کہ سنت کا اطلاق سنت خلفاء راشدین اور سنتِ صحابہ پر بھی کیا جائے گا

فصل في السند والمتن وعوارضها

السند:

سوال: سند کسے کہتے ہے؟

جواب: حدیث کے راستے کو سند کہتے سے یعنی وہ لوگ جنہوں نے حدیث کو روایت کیا ہو

الإسناد:

سوال: اسناد کسے کہتے ہے؟

جواب: اسناد سند کے معنی میں ہے، کبھی کبھار اسناد سند کو ذکر کرنے، اور کبھی طریق متن کو بیان کرنے کے معنی میں آتا ہے

المتن:

سوال: متن کسے کہتے ہے؟

جواب: جس (قول یا فعل یا تقریر) پر سند کی انتہا ہو جائے اسے "متن" کہتے ہیں

المتصل:

سوال: حدیث متصل کسے کہتے ہے؟

جواب: اگر سند کے درمیان میں سے روایوں میں سے کوئی راوی بھی ساقط نہ ہو تو اس حدیث کو "حدیث متصل" کہتے ہے اور سند میں راویوں کے عدم سقوط کو "اتصال" کہتے ہے

المنقطع:

سوال: حدیث منقطع کے کہتے ہے؟

جواب: اگر سند کے درمیان میں سے روایوں میں سے کوئی ایک راوی یا اکثر روای ساقط ہو تو اسے "حدیث منقطع" کہتے ہے اور سند میں روایوں کے سقوط کو "انقطاع" کہتے ہے

المعلّق:

سوال: حدیث کی اصطلاح میں معلّق کسے کہتے ہے؟

جواب: اگر راوی کا سقوط سند کے شروع میں ہو تو اسے "معلق" کہتے ہے اور اس اسقاط کو "تعلیق" کہتے ہے کبھی سند میں سے ایک روای ساقط ہوتا ہے، کبھی اکثر روای ساقط ہوتے ہیں اور کبھی ساری سند کو حذف کر دیا جاتا ہے جیسا کہ مصنّفین کی عادت ہے کہ وہ کہتے ہے (قال رسول اللہ ﷺ).

تعلیقات بخاری:

سوال: امام بخاری کی تعلیقات کا کیا حکم ہے؟ جواب: امام بخاری نے

" صحیح بخاری" کے اکثر ابواب میں تعلیقات کی ہے ان تمام کے لیے اتصال کا حکم ہے کیونکہ امام بخاری نے اپنے اوپر لازم کیا تھا کہ وہ اس کتاب میں صرف صحیح حدیثیں ہی لائے گے لیکن اِن حدیثوں کا مرتبہ انُ حدیثوں جیسا نہیں ہے جن کی سند کو ذکر کیا گیا ہو لیکن ہاں! اگر کسی اور جگہ پر اس طرح کی حدیث کی سند کو کر دیا گیا ہو تو پھر اس کا مرتبہ بھی وہی ہو گا

حکم التعلیق بصیغۃ المعلوم والمجهول

سوال: تعلیقات میں فرق کس طرح کیا جاتا ہے؟ بیان کریں

جواب: کبھی کبھار تعلیقات میں صیغہ جزم کے ساتھ فرق کیا جاتا ہے جیسا کہ امام بخاری کا کہنا کہ قال فلان یا ذکر فلان تو یہ معروف کا صیغہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اِن کے پاس اس حدیث کی سند موجود ہے یہ قطعاً صحیح حدیث ہے اور

وہ حدیثیں جو انہوں نے کمزور صیغے کے ساتھ بیان کی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ امام بخاری کو ان احادیث میں کلام ہے لیکن جب انہوں نے اس حدیث کو اس کتاب میں ذکر کر دیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے پاس اس کی اصل ثابت ہے اسی لیے محدّثین نے کہا ہے کہ امام بخاری کی معلّق احادیث صحیح ہے

المرسل:

سوال: حدیث مرسل کسے کہتے ہے؟

جواب: اگر سند کے آخر میں سے کوئی راوی ساقط ہو اگرچہ تابعی کے بعد ساقط ہو تو اس حدیث کو "حدیث مرسل" کہتے ہے،

کبھی کبھار محدّثین مرسل بول کر منقطع اور کبھی کبھار منقطع بول کہ مرسل مراد لیتے ہے لیکن اکثر محدّثین کے نزدیک پہلی اصطلاح مشہور ہے

حکم المرسل:

سوال: مرسل کا حکم بیان کریں

جواب: مرسل کے حکم میں علماء کا اختلاف ہیں

1. جمہور علماء کے نزدیک مرسل حدیث پر توقف کیا جائے گا

جمہور علماء کی دلیل:

کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ جس کو ساقط کیا گیا ہے وہ ثقہ ہے یا نہیں؟ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ تابعی نے تابعی سے روایت کیا ہو اور تابعین میں سے بعض ثقہ ہیں اور بعض ثقہ نہیں ہیں

2. امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک مرسل حدیث کو مطلقاً قبول کیا جائے گا

امام اعظم اور امام مالک کی دلیل:

کیونکہ جس نے روائی کو ساقط کیا ہو گا اس نے اس بندے کی کمال عقل اوراس پر بھروسا کرتے ہوئے ہی اس کو حذف کیا ہو گا کیونکہ اگر وہ بندہ اسکے نزدیک بھروسے مند نہ ہو تا تو وہ ہر گز اس کو ساقط نہ کرتا اور یہ نہ کہتا کہ "حضور ﷺ نے یہ فرمایا"

3. امام شافعی کے نزدیک اگر ایک مرسل حدیث کو دوسری مرسل حدیث کی یا مُسند حدیث کی تائید مل جائے، اگرچہ مُسند حدیث کے راوی ضعیف ہو اس مرسل حدیث کو قبول کیا جائے گا 4. امام احمد کے دو قول روایت کیے گئے ہیں

1. مرسل حدیث کو بغیر کسی شرط کے مطلقاً قبول کیا جائے گا جیسا کہ امام اعظم اور امام مالک کا مذہب ہے اور یہی آپ کی طرف سے مشہور ہے 2. دوسرا قول یہ ہے کہ مرسل حدیث پر توقف کیا جائے گا جیسا کہ جمہور محدثین کا مذہب ہے

نوٹ: یہ تمام احکام اس صورت میں نافذ ہو گے جب تابعی کے بارے میں مشہور ہو کہ صرف ثقہ راویوں کو ساقط کرتا ہے اور اگر تابعی کی یہ عادت ہو کہ وہ ثقہ اور غیر ثقہ دونوں میں ارسال کرتا ہے تو اس کی روایتوں پر بالاتّفاق توقف کیا جائے گا

اس مسئلے میں کافی تفصیل ہے جس کو امام سخاوی نے "شرح الالفیہ" میں ذکر کیا ہے

المعضل:

سوال: حدیث معضل کسے کہتے ہے؟

جواب: اگر سند کے درمیان میں سے کئی راوی ساقط ہو یا دو راوی پے در پے ساقط ہو تو اسے "حدیث معضل" کہتے ہے

المنقطع:

سوال: حدیث منقطع کسے کہتے ہے؟

جواب:اگر سند کے درمیان میں سے ایک راوی ساقط ہو یا ایک سے زائد مقامات پر اکثر روای ساقط ہو تو اس حدیث کو "حدیث منقطع" کہتے ہے اور یہ منقطع قسم ہے غیر متصل کی،وہ منقطع (متصل کی مقابل) ان تمام اقسام کو مطلقاً شامل ہے اور یہ منقطع صرف ایک قسم ہے

طریق معرفۃ الانقطاع:

سوال:حدیث میں انقطاع کو کس کس طرح جانا جاتا ہے؟ جاننے کے طریقے بیان کریں نیز راوی کے ساقط ہونے کو کس طرح جانا جاتا ہے یہ بھی بیان کریں

جواب:حدیث میں انقطاع کو اور راوی کے ساقط ہونے راوی اور مروی عنہ کے درمیان عدم ملاقات (ملاقات کے نہ ہوئے کی وجہ سے) جانا جاتا ہے اور ان کی عدم ملاقات کو ان کے ہم زمانہ نہ ہونے کی وجہ سے جانا جاتا ہے یا یہ دونوں ہم زمانہ تو ہوگے لیکن ان کا کبھی اجتماع نہیں ہوا ہو گا (ایک جگہ جمع نہیں ہوئے ہوگے) یا یہ ایک جگہ جمع تو ہوئے ہوگے لیکن مروی عنہ نے راوی کو حدیث کو نقل کرنے کی اجازت نہیں دی ہو گیا اور ان تمام باتوں کو علم تاریخ سے جانا جاتا ہے جو راویوں کی تاریخ ولادت، تاریخ وفات کو بیان کرتا ہے اور ان کے طلبِ علم اور سفر کے اوقات کی تعیین کرتا ہے علم تاریخ ان تمام باتوں کی اصل ہے اور علم تاریخ محدّثین کے پاس اچھے طریقے سے ہے

المدلس:

سوال:مدِلّس، تدلس اور مدَلّس کسے کہتے ہے؟

جواب:مدلس یہ منقطع کی اقسام میں سے ہے جس کے معنی ہے "عیب کو پوشیدہ رکھنا" اس فعل کو "تدلیس" اور اس کے کرنے والے کو مدِلّس کہتے ہے

صورۃ التدلیس:

سوال:تدلیس کس طرح کی جاتی ہے؟ اس کی صورت بیان کریں

جواب: تدلیس کی صورت یہ ہے کہ راوی اپنے اس شیخ کا نام نہ لے جس سے اس نے اس حدیث کو سنا ہو بلکہ اس سے اوپر والے شیخ سے روایت کرئے ایسے لفظ کے ساتھ جس سے سننے والے کو وہم ہو اور وہ لفظ جھوٹ بھی واقع نہ ہو جیسا کہ مدلس کا کہنا "فلاں سے روایت ہے اور فلاں نے فرمایا"

التدلیس لغۃ:

سوال: تدلیس کے لغوی معنی بیان کریں نیز یہ بھی بتائیں کہ لفظ تدلیس کسسے مشتق ہے؟

جواب: تدلیس کے لغوی معنی ہے "بیع میں سامان کے عیب کو چھپانا" اور لفظ تدلیس یہ

"الدّلس" سے مشتق ہے

جس کے معنی ہے "تاریکی کا چھا جانا اور گہرا ہو جانا"

وجہ التسمیۃ:

سوال: تدلیس کو تدلیس کہنے کی وجہ بیان کریں

جواب: تدلیس کا لغوی معنی اور المدّلس کا اصطلاحی معنی یہ دونوں خفا میں مشترک ہے اسی لیے تدلیس کو تدلیس کہا جاتا ہے

حکم المدلس:

سوال: مدِّلس کا حکم بیان کریں

جواب: علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہے کہ "جس سے تدلیس کرنا ثابت ہو جائے تو اس کی حدیث کو قبول نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اپنے شیخ کا نام بیان کر دے یا کسی دوسری جگہ اپنے شیخ کے نام کی تحدیث کر دے"

حکم التدلیس:

سوال: تدلیس کا حکم بیان کریں

جواب: حضرت شمنّی فرماتے ہے کہ "آئمہ کے نزدیک تدلیس حرام ہے" اور حضرت وکیع سے روایت ہے آپ نے فرمایا: "کپڑے میں تدلیس جائز نہیں تو پھر حدیث میں کیسے جائز ہے؟" اور حضرت شعبہ بن حجاج نے تدلیس کی مذمت میں شدید مبالغہ کیا ہے

حکم روایۃ المدلس:

سوال: مدلس کی روایت کا کیا حکم ہے؟

جواب: مدلس کی روایت قبول کرنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے

اہل حدیث اور اہل فقہ میں سے ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ تدلیس یہ عیب ہے اور جو راوی تدلیس سے مشہور ہو جائے اس کی حدیث کو مطلقاً قبول نہیں کیا جائے گا

اور بعض کہتے ہیں کہ قبول کیا جائے گا۔

اور جمہور محدثین وفقہا اس طرف گئے ہے کہ جس کے بارے میں مشہور ہو کہ یہ صرف ثقہ روایوں میں تدلیس کرتا ہے تو اس کی مَّدلس حدیث کو قبول کیا جائے گا جیسا کہ ابن عینیہ اور جس کے بارے میں مشہور ہو کہ یہ ثقہ و غیر ثقہ دونوں میں تدلیس کرتا ہے تو اس کی تدلیس کو رد کیا جائے گا یہاں تک کے وہ اپنے اس شیخ کا نام لے لے جس سے اس نے روایت کو سنا ہو اپنے اس قول سے (سمعتُ یا حدّثنا یا أخبرنا)

أسباب التدلیس:

سوال: تدلیس کے اسباب بیان کریں

جواب: تدلیس کے کئ اسباب ہوتے ہیں

بعض اوقات بعض لوگوں کی تدلیس میں غرضِ فاسد ہوتی ہے

مثلا کبھی کبھار راوی اپنے شیخ کے نام کو اس کی عمر کے کم ہونے کیوجہ سے یا اس کے زیادہ مشہور نہ ہونے کی وجہ سے یا لوگوں کے ہاں اسکا مرتبہ نہ ہونے کی وجہ سے چھپاتا ہے

سوال: اکابرین کی تدلیس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اکابرین میں سے بعض نے جو تدلیس کی ہے وہ اس (غرض فاسد والی تدلیس) کی مثل نہیں ہے بلکہ یہ راویوں سے حدیث کے صحیح ہونے پر اعتماد کرتے ہوئے ہے اور ان کے مشہور حال کے عام ہونے کی وجہ سے ہے اور علامہ شمنّی فرماتے ہے "ہو سکتا ہے اس نے اس حدیث کو ایک ثقہ جماعت سے سنا ہو اور وہ جماعت ایک ثقہ شخص سے روایت کرتی ہو تو اب راوی اس ثقہ شخص کو ذکر کرنے سے یا کسی ایک کا ذکر کرنے سے مستغنی ہو گیا اس حدیث کے صحیح ثابت ہونے کے تحقق سے جیسا کہ مرسل کرتا ہے

المضطرب:

سوال: حدیث مضطرب کسے کہتے ہے؟

جواب: اگر راویوں کی طرف سے حدیث کی سند یا متن میں اختلاف پایا جائے تو اسے "حدیث مضطرب" کہتے ہے پھر یا تو وہ اختلاف تقدیم یا تاخیر میں یا زیادتی یا کمی میں یا ایک راوی کی جگہ دوسرے راوی کو بدلنے سے یا ایک متن کی جگہ دوسرے متن کو بدلنے سے یا سند کے ناموں یا متن کے اجزاء میں تصحیف میں یا اختصار یا حذف یا ان کے علاوہ کسی اور چیز میں پایا جائے گا

حکم المضطرب من الروایات:

سوال: مضطرب روایت کا حکم بیان کریں

جواب: اگر ان محمل حدیثوں کو جمع کرنا ممکن ہو تو ان کو جمع کیا جائے گا ورنہ توقف کیا جائے گا

المدرج:

سوال: حدیث مدرج کسے کہتے ہے؟

جواب: اگر کوئی راوی حدیث میں اپنا کلام یا کسی اور کا کلام شامل کر دے چاہے وہ صحابی کا یا تابعی کا کلام شامل کرے تو اس حدیث کو "حدیث مدرج" کہتے ہے

سوال: حدیث مدرج کی کچھ اغراض تحریر کریں

جواب: حدیث مدرج کی چند اغراض درج ذیل ہیں

مثلاً 1. لغت کو بیان کرنا

2. کسی معنی کی تفسیر بیان کرنا

3. مطلق کو مقید کرنا

الروایۃ بالمعنی:

سوال: روایت بلمعنی سے مراد؟

جواب: حدیث کو اس کے اصل الفاظ کی بجائے دوسرے ہم معنی الفاظ میں بیان کرنے کو "روایت بالمعنی" کہتے ہے

روایت بالمعنی کا حکم:

اس کے حکم میں علماء کا اختلاف ہیں

1. اکثر علماء فرماتے ہے کہ یہ اس کے لیے جائز ہے جو عربی کا عالم ہے، کلام کے اسلوب کو جاننے والا ہو، تراکیب کے خواص کو جاننے والا ہو اور خطاب کے مفہوم کو جاننے والا ہو تا کہ وہ اس مفہوم کے اندر کوئی کمی بیشی نہ کرے 2. بعض کہتے ہے کہ مفردات الفاظ میں ایسا کرنا جائز ہے مرکبات میں ایسا کرنا جائز نہیں ہے

3. بعض کہتے ہے کہ یہ اس کے لیے جائز ہے جس کو حدیث کے الفاظ ہر وقت حاضر ہو یہاں تک کہ وہ اس کو اپنے الفاظ میں بیان کرنے پر قادر ہو 4. بعض کہتے ہے کہ یہ اس کے لیے جائز ہے جس کو حدیث کے معنی یاد ہو اور الفاظ بھول گیا ہو، یہ جائز قرار دینا احکام حاصل کرنے کی ضرورت کی وجہ سے ہے

اور جس کو الفاظ یاد ہو اس کے لیے روایت بالمعنی جائز نہیں ہے کیونکہا سے روایت بالمعنی کی ضرورت نہیں ہے

یہ اختلاف روایت بالمعنی کے جائز ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں ہے نا کہ اوّلیت کے بارے میں

روایۃ اللفظ اَولی:

سوال:سب سے اعلیٰ روایت اللفظ کون سی ہے ؟جواب: حدیث کو بغیر تصرّف کیے انہی الفاظ کے ساتھ نقل کرنا یہ سب سے اعلیٰ روایۃ اللفظ ہے کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"اللہ پاک تروتازہ رکھے اس شخص کو جو میری گفتگو سنے اور اس کو یاد کر کے آگے پہنچادے جیسے اس نے سنا" اور روایت بالمعنی کرنا یہ صحاح ستّہ سے ثابت ہے

العَنعَنَۃ والمُعنعن:

سوال: العنعنہ کسے کہتے ہے؟

جواب: حدیث کو عن فلانٍ عن فلانٍ کے الفاظ کے ساتھ نقل کرنے کو "العنعنہ" کہتے ہے سوال: معنعن کسے کہتے ہے؟

جواب: جو حدیث العنعنہ کے طریقے سے نقل کی گئی ہو اسے "معنعن" کہتے ہے

شروط العنعنۃ:

سوال: العنعنہ کی محدّثین نے کون کونسی شرائط بیان کی ہیں؟جواب: العنعنہ کی مختلف محدثین نے علیحدہ علیحدہ شرائط بیان کی ہیں

1. امام مسلم نے معاصرہ (ہم زمانہ) ہونے کو شرط قرار دیا ہے

2. امام بخاری نے ان دونوں کے درمیان ملاقات کرنے کو شرط قرار دیا ہے، جب ان کی ملاقات ہو گی تو یقیناً ان کا زمانہ بھی ایک ہو گا

3. کچھ محدثین نے راوی کے مروی عنہ سے اجازت لینے کو شرط قرار دیا ہے جب ان(راوی) کو مروی عنہ نے اجازت دی ہوگی تو یقیناً ان کی ملاقات بھی ہوئی ہوگی اور ان کا زمانہ بھی ایک ہوگا امام مسلم نے ان دونوں (محدثین کے گروہ، امام بخاری) کا رد کیا ہے اور ان کے رد میں شدید مبالغہ کیا ہے

سوال: مدّلس کی عنعنہ روایت کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مدلس عن کے ساتھ حدیث روایت کرے تو وہ غیر مقبول ہے

المسند:

سوال: مسند حدیث کسے کہتے ہے؟

جواب: 1. ہر مرفوع حدیث جس کی سند متصل ہو اسے مسند کہتے ہے یہی مشہور اور معتمد قول ہے

2. بعض کہتے ہے کہ جس کی سند متصل ہو اسے مسند کہتے ہے اگرچہ وہ حدیث موقوف ہو یا مقطوع ہو
3. بعض کہتے ہے کہ ہر مرفوع حدیث مسند ہے اگرچہ وہ مرسل ہو یا معضل ہو یا منقطع ہو

فصل في الشاذ والمنكر والمعلل والاعتبار

سوال: حدیث مردود کی چند اقسام کے نام ذکر کریں

جواب: حدیثِ مردود کی چند اقسام کے نام درج ذیل ہیں

1. شاذ 2. منکر 3. معلّل

الشاذ والمحفوظ:

سوال: شاذ کے لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں

جواب: شاذ کے لغوی معنی: "جماعت سے الگ ہو جانا اور نکل جانا" شاذ کے اصطلاحی معنی: "وہ حدیث جو نقل کی گئی ہو مخالفت کرتے ہوئے اس حدیث کی جس کو ایک ثقہ جماعت نے روایت کیا ہو

سوال: اگر شاذ حدیث کا راوی ثقہ نہ ہو تو اس حدیث کا کیا حکم ہے اور اگر راوی بھی ثقہ ہو تو پھر کیا حکم ہے؟ نیز محفوظ اور شاذ کی تعریف بیان کریں

جواب: اگر شاذ حدیث کا راوی ثقہ نہ ہو تو وہ حدیث مردود ہے اور اگر شاذ حدیث کا راوی بھی ثقہ ہو تو پھر اس میں ترجیح کا راستہ ہے اس میں سے ترجیح اس کو دی جائے گی جس کا حافظہ زیادہ مضبوط ہو یا جو ضبط میں مضبوط ہو یا جن کی تعداد زیادہ ہو یا اس کے علاوہ کسیاور وجہ سے ترجیحات ہو گی تو پھر جو حدیث ترجیح پا جائے گی اسے "محفوظ" کہے گے اور جو حدیث مرجوع ہو گی اسے "شاذ" کہے گے

المنکر والمعروف:

سوال: حدیث کی اصطلاح میں منکر کسے کہتے ہے؟

جواب: وہ حدیث جس کو ایسا ضعیف راوی روایت کرتا ہے جو مخالفت کرتا ہے اس کی جو ضُعف میں اس سے کم ہے اور جو منکر کے مقابلے میں ہو اسے معروف کہتے ہے

حکم المعروف والمنکر والشاذ والمحفوظ:

سوال: منکر و معروف، شاذ اور محفوظ کا حکم بیان کریں

جواب: ان چاروں کا حکم مندرجہ ذیل ہے۔

منکر اور معروف ان دونوں کے راوی ضعیف ہوتے ہیں لیکن ان میں سے ایک دوسرے کے مقابلے میں زیادہ ضعیف ہوتا ہے اور شاذ اور محفوظ اندونوں کے راوی قوی ہوتے ہیں لیکن ان میں سے ایک دوسرے کے مقابلے میں زیادہ قوی ہوتا ہے پس ثابت ہوا کہ شاذ اور منکر یہ دونوں "مرجوحان" ہیں اور محفوظاور معروف دونوں "راجحان" ہیں

تعریف آخر للشاذ:

سوال: شاذ کی دوسری تعریف کتاب کی روشنی میں بیان کریں

جواب: بعض محدثین نے شاذ اور منکر کی تعریف میں مخالف کی قید نہیں لگائی اگرچہ وہ راوی ضعیف ہو یا قوی ہو بلکہ انہوں نے شاذ کی تعریف اسطرح کی ہے کہ "شاذ وہ حدیث ہے جس کو کوئی ثقہ راوی روایت کرے اور وہ اکیلا ہو اور اس حدیث کی اصل نہ ملے اور نہ ہی اسے اس کی مثل حدیث کی تائید ملے یہ تعریف ثقہ راوی کی اکیلی حدیث پر صادق آتی ہے"

تعریف ثالث للشاذ:

سوال: شاذ کی تیسری تعریف کتاب کی روشنی میں بیان کریں

جواب: بعض محدثین شاذ کی تعریف میں نا ہی ثقہ کا اور نا ہی مخالفت کا اعتبار کرتے ہے

تعریف آخر للمنکر:

سوال: منکر کی دوسری تعریف بیان کریں

جواب: بعض محدثین نے منکر کو مذکورہ صورت کے ساتھ خاص نہیں کیا اور انہوں نے کہا کہ جو حدیث مطعون بفسق (جس کے راوی پر فسق کا طعن لگا ہو) ہو یا جس کا راوی فرط غفلت اور کثرت غلط (حدیث کو بیان کرنے میں غلطی کرنے) کا شکار ہو وہ بھی منکر ہے اور یہ اصطلاحات ہے ان میں کوئی جھگڑا نہیں ہے

المعلّل:

سوال: معلّل کسے کہتے ہے؟

جواب: وہ اسناد جن میں ایسی علّتیں اور ایسے اسباب پائے جائے جو غیر واضح، پوشیدہ اور حدیث کی صحت کو عیب دار کرنے والے ہو اور وہ ایسے اسباب و علل ہو جن کو ماہر محدثین ہی جان سکتے ہو

جیسا کہ موصول میں ارسال کرنا اور مرفوع میں وقف کرنا یعنی حدیث متصل کو مرسل اور حدیث مرفوع کو موقوف بنادینا

اور کبھی کبھار معلّل کی عبارت اپنے دعوے پر حجت قائم کرنے میں قاصر ہوتی ہے جیسا کہ سنار کا درہم و دینار میں دعوہ کرنا

المتابع:

سوال: متابع کسے کہتے ہے؟

جواب: جب ایک راوی حدیث کو روایت کرئے اور دوسرا راوی اسی کی موافقحدیث کو روایت کرئے تو اس دوسری حدیث کو "متابع" کہتے ہے پہلی حدیثکے لیے اور اسی معنی میں ہیں محدؔثین کہ وہ قول جس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ "تابعہ فلان" امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں بہت دفعہ اس طرح فرمایا ہے اور بعض محدثین "لہ متابعات" کہتے ہے

فائدۃ المتابعۃ:

سوال: متابعت کا فائدہ بیان کریں

جواب: متابعت کا فائدہ یہ ہے کہ یہ تقویت اور تائید کو لازم کرتی ہے اور یہضروری نہیں ہے متابع (بعد میں آنے والی حدیث) اصل (پہلے آنے والیحدیث) کے مرتبے میں ہو اگرچہ اس کا مرتبہ کم ہو پھر بھی یہ متابعت کی صلاحیت رکھتی ہو گید

رجات المتابعۃ:

سوال: متابعت کے درجے بیان کریں

جواب: کبھی کبھار متابعت نفس راوی میں ہوتی ہے اور کبھی اس سے اوپر والے شیخ میں متابعت ہوتی ہے اور پہلی متابعت یہ دوسرے کے مقابلے میں زیادہ قوی اور اعلیٰ ہوتی ہے کیونکہ زیادہ طور پر وہم سند کے شروع میں پایا جاتا ہے

متی یستعمل "مثلہ" و "نحوہ"

جواب:

سوال: کس جگہ 'مثلہ " اور کس جگہ "نحوہ" استعمال کیا جاتا ہے؟

جواب: اگر متابع (بعد میں آنے والی حدیث لفظ اور معنی میں اصل (پہلے آنے والی حدیث) کے موافق ہو تو وہاں " مثلہ " کہا جائے گا اور اگر صرف معنی میں موافق ہو تو "نحوہ" کہا جائے گا

شرط المتابعۃ:

سوال: متابعت کے لیے کونسی چیز شرط ہے؟ جواب: متابعت کے لیے شرط یہ ہے کہ دونوں حدیثیں ایک صحابی سے روایت ہوا

الشاہد:

سوال: شاہد کسے کہتے ہے؟

جواب: اگر دونوں حدیثیں دو صحابیوں سے روایت ہو تو اس کو شاہد کہا جائے گا

جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ ان کی حدیث کے لیے ابو ہریرہ کی حدیث شاہد ہے اور بعض اوقات یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ حدیث اصل کے لیے شاہد ہے یا یہ کہا جاتا ہے کہ یہ حدیث فلاں کے شاہد ہے

إطلاقان آخران للمتابع والشاهد:

سوال: کیا متابع اور شاہد کا اطلاق کسی دوسری چیز پر بھی کیا جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں! بعض محدثین متابعت کو اس حدیث کے ساتھ خاص کرتے ہے جو لفظوں میں موافق ہو اور شاہد کو ان احادیث کے ساتھ خاص کرتے ہے جن کی آپس میں معنی کے اعتبار سے موافقت ہو اگرچہ وہ ایک صحابی سے یا دو صحابیوں سے راویت ہو اور کبھی کبھار شاہد و متابع دونوں ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہے

الاعتبار:

سوال: حدیث کی اصطلاح میں اعتبار کسے کہتے ہے؟

جواب: متابع اور مشاہد کو جاننے کے ارادے سے حدیث کے طرق اور اسانید میں غور و فکر کرنے کو "اعتبار" کہتے ہے

فصل في الصحيح والحسن والضعيف

سوال: اصل کے اعتبار سے حدیث کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: اصل کے اعتبار سے حدیث کی تین اقسام ہیں

1. صحیح 2. حسن 3. ضعیف

مرتبے میں "صحیح" سب سے اعلیٰ ہے "ضعیف" سب سے ادنی ہے اور "حسن" متوسط ہے اور وہ تمام اقسام جن کو پہلے ذکر کیا گیا ہے وہ ان تینوں کے تحت آتی ہے

سوال: حدیث صحیح کسے کہتے ہے؟

جواب: جو حدیث عادل اور تام الضبط بندے کے نقل کرنے سے ثابت ہو اور غیر معلل ہو اور شاذ بھی نہ ہو اس حدیث کو "صحیح" کہتے ہے

الصحیح لذاتہ:

سوال: الصحیح لذاتہ کے کہتے ہے؟

جس حدیث میں اوپر بیان کردہ صفات کامل طور پر پائی جائے اسے "صحیح لذانہ" کہتے ہے

الصحیح لغیرہ:

سوال: الصحیح لغیرہ کسے کہتے ہے؟

جواب: اگر کسی حدیث میں اوپر کی بیان کردہ صفات میں سے کسی ایک صفت میں کمزوری پائی جائے اور اس کمزوری کو کوئی چیز پورا کر دے (جیسا کہ طرق کا زیادہ ہونا) تو اس حدیث کو "الصحیح لغیرہ" کہتے ہے

جواب:

الحسن لذاتہ:

سوال: حسن لذاتہ سے کہتے ہے؟

جواب: اگر کسی حدیث میں پہلے کی بیان کردہ صفات میں سے کسی ایک صفت میں کمزوری پائی جائے اور اس کمزوری کو کوئی دوسری چیز پورا نہ کرئے تو اسے "حسن لذاتہ" کہتے ہے

الضعیف:

سوال: حدیث کی اصطلاح میں ضعیف کسے کہتے ہے؟

جواب: جس حدیث میں وہ شرائط نہ پائی جائے جو صحیح میں معتبر ہے چاہے ساری نہ پائی جائے یا بعض نہ پائی جائے اس حدیث کو "ضعیف" کہتے ہے

الحسن لغیرہ:

سوال: حسن لغیرہ کسے کہتے ہے؟

جواب: اگر ضعیف حدیث کو متعدد طرق سے روایت کیا گیا ہو اور اس کا ضُعف (کمی) ختم ہو گیا ہو تو اس حدیث کو "حسن لغیرہ" کہتے ہے

النقصان المعتبر في الحسن:

سوال: کونسا نقصان حدیث حسن میں معتبر ہے؟

جواب: محدثین کے کلام سے تو یہ بات ظاہر ہے کہ صحیح میں مذکور تمام صفات کا حسن میں ناقص ہونا جائز ہے لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ وہ نقصان جس کا حسن میں اعتبار کیا گیا ہے وہ ضبط کا کم ہونا ہے اور باقی صفات اپنی حالت پر ہے

شرح شروط الصحۃ العدالۃ:

سوال: حدیث کی اصطلاح میں عدالت کسے کہتے ہے؟

جواب: کسی شخص میں پایا جانے والا ایسا ملکہ (طاقت) جو اس کو تقوی اور مروءت کو اپنے اوپر لازم کرنے پر آمادہ کرتا ہے اسے عدالت کہتے ہیں

التقوی:

سوال: تقویٰ سے کیا مراد ہے؟

جواب: شرک، فسق اور بدعت جیسے بُرے اعمال سے بچنے کو "تقوی" کہتے ہے

سوال: تقویٰ کے لیے صغیرہ گناہوں سے بچنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: تقوی کے لیے صغیرہ گناہوں سے بچنے میں اختلاف ہیں مختار مذہب یہ ہے کہ صغیرہ گناہوں سے بچنا تقویٰ کے لیے شرط نہیں ہے کیونکہ صغیرہ گناہوں سے بچنا یہ طاقت سے باہر ہے لیکن صغیرہ گناہوں پر اصرار (عادت بنا لینا) کرنے سے بچنا ضروری ہے کیونکہ صغیرہ گناہوں پر اصرار (بندے کو) کبیرہ گناہوں کی طرف لے جاتا ہے

المروءت:

سوال: المروءت سے کیا مراد ہے؟

جواب: بعض وہ گھٹیا اور ناقص اعمال جو عزت وشرف اور شان کے تقاضوں کے خلاف ہو ان سے بچنے کو "مروءت" کہتے ہے

مثلاً: بعض ناقص جائز اعمال جیسا کہ بازاروں میں کھانا پینا، راستے میں پیشاب کرنا اسی طرح اور چیزیں

عدل الروایۃ أعم من عدل الشھادۃ:

سوال: کیا روایت کی عدالت، گواہی کی عدالت سے عام ہے؟

جواب: جی ہاں! روایت کی عدالت، گواہی کی عدالت سے عام ہے کیونکہ گواہی کی عدالت آزاد کو شامل ہے اور روایت کی عدالت آزاد اور غلام دونوں کو شامل ہے

جواب:

الضبط:

سوال:ضبط سے کیا مراد ہے؟

ضبط سے مراد اپنے شیخ سے سنی ہوئی روایت کو حفظ کر لینا اوران کو ضائع اور خلط ملط ہونے سے محفوظ کر لینا اس حیثیت سے کہ وہ ان روایتوں کو بیان کرنے پر قادر ہو

سوال:ضبط کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟جواب:ضبط کی دو اقسام ہیں اور وہ یہ ہیں

1. ضبط صدر
2. ضبط کتاب

1.ضبط صدر:

"روایت کو دل میں محفوظ کرنا"

2. ضبط کتاب:

"روایت کا ادائیگی کے وقت کتابی صورت میں راوی کے پاس حاضر ہونا"

فصل في وجوه الطعن المتعلقة بالعدالة

سوال: طعن کی وہ وجوہات جن کا تعلق عدالت سے ہیں وہ کتنی ہیں؟جواب: طعن کی وہ وجوہات جن کا تعلق عدالت سے ہیں وہ پانچ ہیں

1.کذب 2.اتہام کذب (جھوٹ کی تہمت)

3.فسق 4.جہالت 5.بدعت

الكذب:

سوال: کذب سے کیا مراد ہے؟

جواب: کذب سے مراد راوی سے حدیث نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں جھوٹ کا ثابت ہونا چاہے راوی خود اس کا اقرار کر کے ثابت کرے یا کسی قرینے سے ثابت ہو

الموضوع:

سوال: حدیث کی اصطلاح میں موضوع کسے کہتے ہے؟

جواب: مطعون بالکذب راوی (جس راوی پر کذب کا طعن لگایا گیا ہو) کی حدیث کو موضوع کہتے ہے

حكم متعمد الكذب في الحديث:

سوال: جس بندے سے حدیث میں جان بوجھ کر جھوٹ بولنا ثابت ہو اس کی حدیث کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس بندے سے حدیث میں جان بوجھ کر جھوٹ بولنا ثابت ہو جائے اگرچہ زندگی میں ایک دفعہ ہی ہوا ہو اور اگرچہ اس سے توبہ بھی کرلے پھر بھی اس کی کسی حدیث کو قبول نہیں کیا جائے گا برخلاف جھوٹے گواہ ہے کہ اگر وہ توبہ کرلے تو اس کی گواہی قبول کی جائے گیا

المراد بالموضوع:

سوال: محدثین کے نزدیک موضوع سے کیا مراد ہے؟

جواب: محدثین کے نزدیک موضوع سے یہی (جان بوجھ کر جھوٹی حدیث بیانکرنا) مراد ہے نا کہ اس سے بطور خاص حدیث میں جھوٹ کا ثابت ہونا مراد ہے یعنی اگرچہ اس سے حدیث کا کذب ثابت نہ ہوا ہو پھر بھی قبول نہیں کرئے گے

مسألة الحكم بالوضع ظنية:

جواب:

سوال: کسی پر حدیث کے گھڑنے کا حکم کس طور پر لگایا جاتا ہے؟

جواب: کسی پر حدیث کے گھڑنے کا حکم ظن غالب کے طور پر لگایا جاتا ہے یہ مسئلہ ظنی ہوتا ہے قطعی اور یقینی نہیں ہوتا کیونکہ کبھی کبھار بہت بڑا جھوٹا بھی سچ بول دیتا ہے

اس وجہ سے یہ اعتراض بھی ختم ہو گیا کہ موضوع حدیث کے موضوع ہونے کی معرفت واضع کے اقرار کرنے سے ہوئی ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس کا اقرار جھوٹا ہو کیونکہ ہم نے اس کی سچائی کو ظن غالب کے ساتھ جانا ہے اگر ایسا نہ ہو (ظن غالب پر حکم لگانا درست نہ ہو) تو پھر آپ اس کو بھی سزا نہیں دے سکتے جو قتل کا اقرار کرئے اور زنا کا اعتراف کرنے والے کو بھی رجم نہیں کر سکتے

اتھام الراوي بالکتب والحدیث المتروک:

سوال: محدثین کی اصطلاح میں متہم بالکذب کسے کہتے ہے؟ جواب: جو راوی کذب کے ساتھ اور لوگوں سے جھوٹ بولنے کے ساتھ مشہور ہو جائے لیکن حدیث نبوی ﷺ میں اس کا جھوٹ ثابت نہ ہو تو اس راوی کو "متہم بالکذب" کہتے ہے

سوال: حدیث متروت کسے کہتے ہے؟

جو روایت شریعت کے قواعد معلومہ ضروریہ کے مخالف ہو اسے "حدیث متروک" کہتے ہے

جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ اس کی حدیث متروک ہے اور فلان بندہ متروکالحدیث ہے متہم بالکذب کی روایت اور حدیث متروک ایک ہی حکم میں ہے

حکم المتھم بالکذب:

سوال: متہم بالکذب کی روایت کا حکم بیان کریں

جواب: اگر متہم بالکذب راوی سچی توبہ کرے اور توبہ پر ثابت رہے اور اس سے سچ کی نشانیاں بھی ظاہر ہو جائے تو اس سے حدیث سننا جائز ہے حکم من یکذب فی کلامہ بادرا:

سوال: جو شخص اپنے کلام میں کبھی کبھار جھوٹ بولے اس کی روایت کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس سے اپنی گفتگو میں کبھی کبھار جھوٹ واقع ہو حدیث نبوی ﷺ کے علاوہ تو یہ کبھی کبھار جھوٹ بولنا اس کی حدیث کو موضوع اور متروک کہنے میں غیر موثر ہے اگرچہ کبھی کبھار جھوٹ بولنا بھی گناہ ہے

الفسق:

سوال: فسق سے کیا مراد ہے؟

جواب: یہاں پر فسق سے مراد عمل میں فسق ہونا ہے نا کہ اعتقاد میں فسقِ اعتقادی بدعت میں داخل ہے

بدعت کا اکثر استعمال فسق اعتقادی میں ہوتا ہے

سوال: کذب تو فسق میں شامل ہے پھر اس کو علیحدہ کیوں ذکر کیا گیا؟

جواب: کذب اگرچہ فسق میں شامل ہے لیکن محدثین نے اس کو الگ سے طعن کا سبب شمار کیا اس (کذب) کے طعن کے زیادہ اشد اور اغلظ ہونے کیوجہ سے

جهالة الراوي والراوي المبهم:

سوال: کیا جہالت راوی طعن کا سبب ہے؟ اگر ہے تو اس کی وجہ بیان کریں

جواب: جی ہاں! راوی کی عدالت وغیرہ سے جہالت حدیث میں طعن کا سبب ہے کیونکہ جب بندے کا نام اور ذات ہی معلوم نہیں ہو گی تو پھر اس کی حالت بھی معلوم نہیں ہو گی اور یہ بھی معلوم نہیں ہو گا کہ وہ ثقہ ہے یا غیر ثقہ ہے مثلاً کسی کا کہنا مجھے ایک شخص نے بیان کیا یا مجھے شیخ نے خبر دیا اور جس روایت کا راوی مجہول ہو اس روایت کو "مبہم" کہتے ہے

جواب:

حکم حدیث المبہم:

سوال: مبہم حدیث کا حکم بیان کریں۔

جواب: حدیث مبہم مقبول نہیں ہے لیکن اگر وہ مبہم راوی کوئی صحابی ہو تو پھر مقبول ہے کیونکہ سارے صحابہ عادل ہیں اور اگر مبہم روایت لفظ تعدیل کے ساتھ ہو

مثلاً کسی کا کہنا مجھے عادل شخص نے خبر دی یا مجھے ثقہ نے بیان کیا تو اس کو قبول کرنے میں اختلاف ہے

اصحؒ (مختار) قول یہ ہے کہ اس کو قبول نہیں کیا جائے گا ہو سکتا ہے کہ وہ اس کے نزدیک ثقہ ہو اور حقیقت میں وہ ثقہ نہ ہو اور اگر وہ کہے کہ مجھے امام حاذق نے حدیث بیان کی ہے تو اس کو قبول کیا جائے گا

البدعۃ حکم حدیث المبتدع:

سوال: بدعت سے کیا مراد ہے؟

جواب: بدعت سے مراد شبہ اور تاویل کے پیش نظر کسی ایسے نئے ایجاد کردہ معاملے کا اعتقاد رکھنا جو دین کے اس مشہور قاعدے کے خلاف ہو جو حضور ﷺ سے اور صحابہ سے آیا ہو اگر شبہ اور تاویل کے پیش نظر اعتقاد رکھے تو بدعت ہے لیکن اگر انکار کی وجہ سے ہو تو یہ کفر ہے

سوال: مبتدع راوی کی حدیث کا حکم بیان کریں

جواب: اس کے حکم میں علماء کا اختلاف ہیں

1. جمہور کے نزدیک مبتدع (بدعت کرنے والا / بدعتی) کی حدیث مردود ہے
2. بعض کہتے ہے اگر وہ زبان کی سچائی اور جھوٹ سے بچنے سے متّصف (موصوف) ہو تو اب اس کی روایت قبول کی جائے گی

3. بعض کہتے ہے کہ اگر وہ دین کے متواتر (جس کو بغیر دلیل کے بھی لوگ مانے) معاملے کا انکار کرنے والا ہو اور یہ بات معلوم بھی ہو کہ یہ چیز دین میں سے ہے تو اب اس کی حدیث مردود ہے

اور اگر اس میں یہ صفت نہ ہو اور ساتھ ہی اس میں ورع، تقوی، احتیاط اور صیانہ پایا جائے تو اس کی روایت کو قبول کیا جائے گا اگرچہ اس کے مخالفین نے اسکا انکار کیا ہے

مختار مذہب یہ ہے کہ اگر وہ اپنی بدعت کی طرف بلانے والا ہو اور اس کو مرّوج (عام) بھی کرئے تو اس کی حدیث مردود ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو قبول ہے مگر یہ کہ وہ کوئی ایسی شئ روایت کرئے جس سے اس کی بدعت کو تقویت ملتی ہو تو پھر بھی اس کی حدیث قطعاًمردود ہے

سوال: اہل بدع، ھواء اور دین حق سے پھیرنے والے مذاہب کے راویوں کی روایت کا کیا حکم ہے ؟

جواب: جملہ آئمہ اہل بدع (بدعتیوں)، اہل خواہش (خواہشات کے پیروکار) اور دین حق سے پھیرنے والے مذاہب کے راویوں سے حدیث لیتے ہے اور صاحب جامع الاصول فرماتے ہے "کہ محدثین میں سے ایک جماعت خارجیوں سے، قدریوں سے، شیعوں سے، رافضیوں سے، بدعتیوں سے اور اصحاب خواہش سے حدیث لیتے ہے

اور دوسری جماعت احتیاط کرتی ہے اور ان سے حدیث کو روایت کرنے سے اجتناب کرتی ہے اور ان میں سے ہر ایک کی اپنی نیت ہے اور شک کی گنجائش نہیں ہے ان سے تحری اور صحتِ حدیث کے ثابت ہونے کے بعد حدیث لینے میں لیکن ساتھ ہی ان سے حدیث کو نہ لینے میں میں احتیاط ہے کیونکہ یہ بات ثابت تو ہو گئی کہ یہ فرقہ اپنے مذہب کے مطابق احادیث گھڑتا ہے اور اس مذہب والے توبہ اور رجوع کے بعد اس بات کا اقرار بھی کرتے ہے

فصل في وجوه الطعن المتعلقة بالضبط

سوال: طعن کی وہ وجوہات جن کا تعلق ضبط کے ساتھ ہیں وہ کتنی اور کون کونسی ہیں ؟

جواب: طعن کی وہ وجوہات جن کا تعلق ضبط کے ساتھ ہیں وہ پانچ ہیں

1. فرط غفلت
2. کثرۃ غلط
3. مخالفت ثقات
4. وھم
5. سوء الحفظ

فرط غفلت و کثرت غلط:

فرط غفلت اور کثرت غلط یہ دونوں قریب المعنیٰ ہیں

سوال: فرط غفلت اور کثرت غلط کسے کہتے ہے ؟

جواب: فرط غفلت سے مراد حدیث کو سننے میں اور تحمل (حدیث کو حاصل) کرنے میں غفلت برتنا ہے

کثرت غلط سے مراد حدیث کو آگے سنانے اور حدیث کو بیان کرنے میں غلطی کرنا ہے

مخالفت الثقات:

سوال: سند میں یا متن میں پائی جانے والی ثقہ راوی کی مخالفت کی کتنی اقسام ہیں ؟

جواب: سند میں یا متن میں پائی جانے والی ثقہ راوی کی مخالفت کی متعدد اقسام ہیں

اور یہ مخالفت شذوذ (حدیث کو شاذ کرنے) کو لازم کرتی ہے

سوال: مخالفت ثقات کو ضبط کے ساتھ تعلق رکھنے والے طعن کے وجوہ میں کیوں شمار کیا؟

جواب: مخالفت ثقات کو ضبط کے ساتھ تعلق رکھنے والے طعن کے وجوہ میں اس لیے شمار کیا کہ مخالفت ثقات پر ابھارنے والی چیز ضبط اور حفظ کا نہ ہونا اور حدیث کا تغییر و تبدیل سے محفوظ نہ ہونا ہے

الوھم:

سوال: وہم سے کیا مراد ہے ؟ نیز حدیث معلل کسے کہتے ہے ؟

جواب: وہم اور نسیان یہ دونوں ایسے طعن ہے جن کی وجہ سے راوی خطا کرتا ہے اور توھم کے طور پر حدیث کو روایت کرتا ہے اگر اس توھم پھر ایسے قرآئن کے ساتھ اطلاع حاصل ہو جائے جو علل کی وجوہ اور اسبابقادحہ پر دلالت کرتے ہو تو ایسی حدیث کو "حدیث معلل" کہتے ہے اور یہ حدیث کے علوم میں سے پوشیدہ ترین اور دقیق ترین چیز ہے

سوال: حدیث کی وجوہ علل کو کون کون جان سکتا ہے ؟

جواب: حدیث کی وجوہ علل وغیرہ کو وہی جان سکتا ہے جس کو اللہ پاک نے فہم اور وسیع حافظہ دیا ہو اور وہ راویوں کے مراتب کو جانتا ہو اور اسانید اور متون کے احوال کو جانتا ہو جیسا کہ اس فن کے متقدمین تھے جن کی انتہا دار قطنی پر ہو چکی ہے اور کہا جاتا ہے کہ دار قطنی کے بعد اس معاملے میں ان کی مثل کوئی نہیں آیا واللہ اعلم.

سوء الحفظ:

سوال: سوء حفظ سے کیا مراد ہے؟

جواب: سوء حفظ کے بارے میں محدثین فرماتے ہے کہ اس سے مراد "وہ راوی جس کی درستگی کا معاملہ اس کی خطاؤں پر غالب نہ ہو اور اس کا حافظہ اور اتقان (پختگی) بھی اس کے سہو اور بیان سے زیادہ نہ ہو "یعنی اگر کسی کی خطائیں اور نسیان اس کی درستگی اور اتقان سے زیادہ ہو یا برابر ہو تو وہ بھی سوء الحفظ میں داخل ہے اور معتمد بات یہ ہے جس کے نسیان اور سہو کی اس کی درستگی اور اتقان پر کثرت ہو

حکم نسبیء الحفظ:

سوال: سوء حفظ راوی کی روایت کا حکم بیان کریں

جواب: اگر راوی کو سوء حفظ تمام اوقات میں ہر حالت میں لازم ہو تو اس کیحدیث معتبر نہیں ہے اور بعض محدثین کے نزدیک یہ (راوی کو سوء حفظ کا لازم ہونا) شاذ میں داخل ہے

المختلط:

سوال: مختلط کسے کہتے ہے؟

جواب: اگر راوی کے حافظہ میں خلل آگیا ہو اس کے بوڑھے ہونے کی وجہ سے یا بصارت کے چلے جانے کی وجہ سے یا کتابوں کے ضائع ہونے کیوجہ سے تو اسے "مختلط" کہتے ہے

حکم حدیث المختلط:

سوال: مختلط راوی کی روایت کا حکم بیان کریں جواب: اگر اختلاط سے پہلے نقل کی گئی روایتیں، اختلاط کے بعد نقل کی گئی روایتوں سے ممتاز اور جدا ہو تو پہلے والی روایتیں قبول کی جائے گی اور اگر پہلے والی روایتیں بعد والی روایتوں سے ممتاز نہ ہو اور اگر اس کو اس کے مختلط ہونے یا نا ہونے میں اشتباہ ہو تو ان دونوں صورتوں میں توقف کیا جائے گا اور اگر مختلط راوی کی روایتوں کے لیے متابعات اور شواہد پائے جائے تو وہ روایت مرتبہ رد سے مرتبہ مقبول کی طرف ترقی کر جائے گیا اور یہی حکم مستور الحال، مدلس اور مرسل کی احادیث کا ہے

فصل في الغريب والعزيز والمشهور والمتواتر الغريب:

سوال: حدیث غریب کسے کہتے ہے؟

جواب: جس صحیح حدیث کا راوی ایک ہو اسے "حدیث غریب" کہتے ہے

العزیز:

سوال: حدیث العزیز کسے کہتے ہے؟

جواب: جس صحیح حدیث کے راوی دو ہو اسے "حدیث العزیز" کہتے ہے

المشہور:

سوال: حدیث مشہور کسے کہتے ہے؟

جواب: جس صحیح حدیث کے راوی اکثر (سند میں سے ہر جگہ دو سے زیادہ راوی) ہو اسے محدثین کی اصطلاح میں "حدیث مشہور" اور فقہا کی اصطلاح میں "مستفیض" کہتے ہے

المتواتر:

سوال: حدیث متواتر کسے کہتے ہے؟

جواب: اگر کسی حدیث کے راویوں کی تعداد اتنی کثرت کو پہنچ جائے کہ عادت ان لوگوں کے جھوٹ پر متفق ہونے کو محال جانے تو ایسی حدیث کو "حدیث متواتر" کہتے ہے

الفرد النبي والفرد المطلق:

سوال: حدیث غریب کا دوسرا نام بتائیں؟ نیز فرد نسبی و مطلق کی تعریف بتائیں

جواب: حدیث غریب کو "فرد" بھی کہتے ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ حدیث کے راوی کا ایک ہونا

1. حدیث فرد نسبی:

اگر غریب حدیث کی سند میں ایک ہی جگہ راوی ایک ہو تو اسے "فرد نسبی" کہتے ہے

2۔ فرد مطلق:

اگر غریب حدیث کی سند میں ہر جگہ راوی ایک ہی ہو تو اسے "فرد مطلق" کہتے ہے

الأقل حاکم علی الأکثر:

سوال: حدیث عزیز میں راویوں کے دو ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: عزیز حدیث میں راویوں کے دو ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ راوی ہر جگہ دو ہو اور اگر سند میں کسی جگہ راوی ایک ہوا ہو تو وہ حدیث عزیز نہیں بلکے غریب ہو گی و علی ھذا القیاس

سوال: حدیث مشہور میں راویوں کے اکثر ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: حدیث مشہور میں راویوں کے اکثر ہونے سے مرادیہ ہے کہ ہر جگہ راوی دو سے زیادہ ہو یہی مطلب ہے محدثین کے قول "الأقل حاکم علی الاکثر" کا فن حدیث میں

لاتنافي بين الغرابة والصحة:

سوال: کیا غرابت اور صحیح ایک دوسرے کے منافی ہے؟

جواب: جی نہیں! غرابت اور صحیح ایک دوسرے کے منافع نہیں ہے جیسا کہ ان کی تعریفات سے جان لیا گیا ایسا ممکن ہے کہ ایک ہی حدیث صحیح بھی ہو اور غریب بھی ہو اس طور پر کہ اس حدیث کے راوی ایک ہی ہو لیکن ہر راوی ثقہ ہو

الغريب بمعنى الشاذ:

سوال: کیا حدیثِ غریب کسی اور معنی میں بھی استعمال ہوتی ہے؟

جواب: جی ہاں! کبھی کبھار حدیث غریب شاذ کے معنی میں استعمال ہوتی ہے یعنی وہ شاذ جو حدیث میں طعن کی اقسام میں سے ہو

اور صاحب مصابیح کے قول (ھذا حدیث غریب) سے یہی (شاذ مطعون) مراد ہے جب حدیث پر طعن کرتے ہوئے ایسا کہے گے

الشاذ بمعنى الغريب:

سوال: کیا شاذ، غریب حدیث کے معنی میں استعمال ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں! بعض محدثین شاذ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہے کہ "شاذ وہ حدیث ہے جس کا راوی ایک ہو اس ایک راوی کی ثقہ کی مخالفت کا اعتبار کیے بغیر جیسا کہ پہلے شاذ کی بحث میں گزرا

اور وہ محدثین غریب حدیث کی بجائے (صحیح شاذ) کہتے ہے اور غریب حدیث کے علاوہ (عزیر یا مشہور) کے لیے (صحیح غیر شاذ) کہتے ہے یعنی ان کے نزدیک شاذ اس معنی (مفرد راوی کی روایت) میں ہے جو کہ صحیح کے منافی نہیں ہے جیسا کہ غرابت

سوال: جو شاذ طعن کے مقام پر ذکر کیا جاتا ہے اس سے کیا مراد ہے؟ جواب: جو شاذ طعن کے مقام پر ذکر کیا جاتا ہے اس سے مراد ثقہ راوی کی مخالفت ہے

فصل في الضعيف ومراتب الصحيح والحسنا لضعيف:

سوال: ضعیف حدیث سے کیا مراد ہے؟

جواب: ضعیف حدیث سے مراد "وہ حدیث جس میں صحیح اور حسن کی معتبر شرائط مفقود ہو چاہے ساری مفقود ہو یا بعض مفقود ہو اور اس حدیث کے راوی کی مذمت کی گئی ہو شذوذ کے ساتھ یا منکر ہونے کے ساتھ یا کسی علت کی وجہ سے"

اس اعتبار سے ضعیف کی متعدد اقسام ہے اور وہ کثیر اقسام افراد وترکیب کے اعتبار سے ہے

تفاوت مراتب الصحیح والحسن:

سوال: کیا صحیح اور حسن لذاتھماوغیر ھمامیں تفاوت ہیں؟

جواب: جی ہاں! حدیث صحیح اور حسن کے مفہوم میں پائی جانے والی معتبر صفات کے مراتب ودرجات میں تفاوت ہونے کی وجہ سے حدیث حسناور صحیح لذاتھااور غیر ھماکے مراتب میں تفاوت ہے اگرچہ اصل صحت اور حسن میں یہ برابر ہے اور محدثین نے صحت کے مراتب کو بیان اور متعیننکیاہے اور انہوں نے اسانید کی مثالوں کو بھی ذکر کیا ہے اور محدثینفرماتے ہے کہ عدالت اور ضبط یہ تمام راویوں کو شامل ہے لیکن بعض، بعضسے اعلی ہے

أصحّ الأسانيد:

سوال: اسانید میں سے کسی مخصوص سند پر مطلقاً اصح الاسانید کا اطلاق کرنا کیسا؟

جواب: اسناد میں سے کسی مخصوص سند پر مطلقاً اصح الاسانید کا اطلاقکرنے کے بارے میں اختلاف ہے

1. بعض کہتے ہے اصح الأسانید سند وہ ہے جس میں امام زین العابدین اپنے والد (امام حسین) سے اور وہ ان کے دادا (حضرت علی) سے روایت کرتے ہے

2۔ بعض کہتے ہے کہ اصح الأسانید سند وہ ہے جس میں مالک بن نافع، ابن عمر سے روایت کرتے ہے

2. 3۔ بعض کہتے ہے کہ اصح الاسانید سند وہ ہے جس میں زہری، سالم سے اور وہ (سالم) ابن عمر سے روایت کرتے ہے

4. اور حق تو یہ ہے کہ کسی مخصوص سند پر مطلقا اس کے صحیح ہونے کا حکم لگانا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ صحیح ہونے میں مراتب ہیں اور بہت ساری سندیں ایسی ہیں جو ان مراتب میں داخل ہوتی ہے

اور اگر کسی قید کے ساتھ مقید کر دیا جائے اور یوں کہا جائے کہ فلاں شہر کی اصح الأسانید سند فلاں ہے یا فلاں باب کی اصح الأسانید سند فلاں ہے یا فلان مسئلے میں اصح الاسانید سند فلاں ہے تو اس طرح کہنا درست ہے

فصل في بعض اصطلاحات الترمذی

امام ترمذی کی عادت ہے کہ وہ اپنی جامع (ترمذی) میں (حدیث حسن صحیح) اور (حدیث غریب حسن) اور (حدیث حسن غریب صحیح) کہتے ہے سوال: کیا حسن اور صحیح حدیث کا جمع ہونا ممکن ہے؟

جواب: جی ہاں! ایک ہی حدیث کا حسن اور صحیح ہونا ممکن / جائز ہے اسطرح کہ وہ حدیث حسن لذاتہ ہو اور صحیح لغیرہ ہو اسی طرح غرابت اور صحیح کا بھی جمع ہونا ممکن ہے جیسا کہ ہم نے جان لیا

اشکال اجتماع الغرابۃ والحسن وجواب إشکال:

سوال: حسن اور غریب کے جمع ہونے میں تو اشکال ہے کیونکہ امام ترمذی حسن اس کو کہتے ہے جو متعدد طرق سے روایت ہو تو پھر یہ غریب کیسے ہو سکتی ہے؟

جواب: اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہے کہ حسن کے اندر مطلقاً طرق کا اعتبار نہیں کیا گیا بلکہ امام ترمذی نے حسن کی دو اقسام کی ہیں ان میں سے ایک قسم "حسن لغیرہ" ہے

اور جس جگہ حسن اور غرابت کو جمع کرنے کا حکم لگایا جاتا ہے تو وہاں دوسری قسم مراد ہوتی ہے (حسن لذاتہ اس میں متعدد کا اعتبار نہیں کیا جاتا)

اور بعض کہتے ہے کہ امام ترمذی کی اس سے مراد طرق کے اختلاف کیطرف اشارہ کرنا ہے کہ ان کو وہ حدیث دو اسناد سے ملی ہے ایک کے اعتبار سے وہ حدیث غریب ہے اور ایک کے اعتبار سے حسن ہے

اور بعض کہتے ہے کہ ان دونوں کے درمیان جو واو ہے یہ او کے معنی میں ہے یعنی امام ترمذی کو شک اور تردد تھا اس کے غریب یا حسن ہونے میں اس کے جزم معرفت کے نہ ہونے کی وجہ سے اور بعض کہتے ہے کہ یہاں حسن سے اس کا اصطلاحی معنی مراد نہیں ہے بلکہ لغوی معنی مراد ہے کہ "جس کی طرف طبیعت مائل ہو" اور یہ قول بعید ہے

فصل في الاحتجاج بالصحيح والحسن والضعيفالاحتجاج بالصحيح والحسن:

سوال: حدیث صحیح اور حسن لذاتہ سے احتجاج (دلیل لینا) کرنا کیسا؟ جواب: حدیث صحیح سے احکام میں احتجاج (دلیل) کرنے پر تمام آئمہ کا اجماع ہے اسی طرح حسن لذاتہ سے بھی احکام میں احتجاج کرنا یہ جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے اور حسن لذاتہ یہ احتجاج کے باب میں صحیح کے درجے میں ہے اگرچہ یہ مرتبے میں اس سے کم ہے

سوال: حدیث ضعیف سے احتجاج کب جائز ہے؟

جواب: حدیث ضعیف جب تعدد طرق کی وجہ سے حسن لغیرہ کے مرتبے کو پہنچ جائے تو اس صورت میں اس سے احتجاج کرنا جائز ہے

الاحتجاج بالضعيف:

سوال: حدیث ضعیف کس چیز میں معتبر ہے اور کس میں نہیں؟ نیز جن میں معتبر ہے ان میں معتبر ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: حدیث ضعیف فضائل اعمال (عمل کی فضلیت) میں معتبر ہے اس کے علاوہ میں معتبر نہیں ہے اور معتبر ہونے سے مراد مفردات ہے ناکہ مجموع (اس سے مراد تعدد طرق نہیں ہے) کیونکہ اگر تعدد طرق سے روایت ہو تو پھر وہ حسن ہو گی ناکہ ضعیف ہو گیا س کی علماء نے تصریح کی ہیں

اور بعض فرماتے ہے اگر حدیث ضعیف ہو جائے سوء حفظ کی وجہ سے یا اختلاط کی وجہ سے یا تدلیس کی وجہ سے اور ساتھ ہی اس کے راوی میں صدق و دیانت بھی پائی جائے تو پھر تعدد طرق کی وجہ سے یہ کمی پوری ہو جائے گی

اور اگر حدیث ضعیف ہو اتہام کذب کی وجہ سے یا شذوذ کی وجہ سے یا فحش خطا کی وجہ سے تو پھر تعدد طرق کی وجہ سے بھی یہ کمی پوری نہیں ہو گی اور وہ حدیث صرف فضائل اعمال میں ہیں قبول کی جائے گی یعنیصرف عمل کی فضیلت والی حدیث قبول ہو گی اور اس حدیث پر ضعیف کا حکم لگایا جائے گا اور اسی مثال پر محدثین کے اس قول (انّ الحوق ا لضعیف بالضعیف لایفید قوۃ) کو محمول کیا جائے گا و گرنہ اس قول کا فساد ظاہر ہے

فصل في مراتب الصحيح

" صحيح البخاري " أعلى الصحاح:

سوال: کیا صحیح احادیث میں تفاوت ہیں؟

جواب:: جی ہاں! صحیح احادیث کے مراتب میں تفاوت (فرق) ہیں بعض صحیح احادیث دوسری صحیح احادیث سے اعلیٰ ہیں

اور اس بات کو جان لیجیے کہ محدثین کے نزدیک یہ بات تہ شدہ ہے کہ کتاب للہ کے بعد سب سے صحیح ترین کتاب " صحیح بخاری " ہے

وجہ ترجیح " صحیح مسلم " عند بعض المغاربة:

سوال: کونسے علماء نے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح دی اور دوسرے علماء نے انہیں کیا جواب دیا؟

جواب: بعض مغربی علماء نے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح دیا اور جمہور محدثین نے انہیں جواب دیا کہ آپ کا یہ قول وضع وترتیب، دقیق اشاروں اور اسناد میں پائے جانے والے حسین نکات کی طرف لوٹتا ہے اور یہ بحث ہمارے کلام سے خارج ہے اور یہاں کلام صحت و قوت اور ان کے متعلقات میں ہے

اور کوئی کتاب ہے ہی نہیں جو "صحیح بخاری" کے برابر ہو اس باب میں (صحت و قوت کے باب میں) بخاری کے راویوں میں معتبر شرائط کی صحت کے پائے جانے کی صفت کی دلیل کے ساتھ

اور بعض علماء نے بخاری و مسلم میں سے ایک کو دوسری پر ترجیح دینے میں توقف (خاموشی) اختیار کی ہے

اور حق بات سب سے پہلے والی ہے

المتفق علیہ:

سوال: متفق علیہ حدیث کسے کہتے ہے؟

جواب: جس حدیث کو نقل کرنے میں امام بخاری و مسلم کا اتفاق ہو اسے "متفق علیہ" حدیث کہتے ہے

اور علامہ ابن حجر عسقلانی متفق علیہ حدیث کے لیے یہ شرط لگاتے ہے کہ وہ ایک ہی صحابی سے روایت ہو

عدد الأحادیث المتفق علیھا:

سوال: متفق علیہ احادیث کی تعداد کتنی ہیں؟

جواب: محدثین فرماتے ہیں کہ متفق علیہ احادیث کے مجموعے کی تعداد تقریبا (2326) ہیں

درجات الصحاح:

سوال: صحیح احادیث کے کتنے اور کون کونسے درجات ہیں؟ جواب: صحیح احادیث کے درجات اقسام سات ہیں

1. جس حدیث کو نقل کرنے میں شیخین کا اتفاق ہو وہ حدیث دوسری احادیث پر مقدم ہے
2. پھر وہ حدیث جس کو اکیلے امام بخاری نے روایت کیا ہو

3. پھر وہ حدیث جس کو اکیلے امام مسلم نے روایت کیا ہو

4. پھر وہ حدیث جس کو امام بخاری و مسلم کی بیان کردہ شرائط کے مطابق نقل کیا گیا ہو

5. پھر وہ حدیث جس کو اکیلے امام بخاری کی شرائط کے مطابق نقل کیا گیا ہو

6. پھر وہ حدیث جس کو امام مسلم کی شرائط کے مطابق نقل کیا گیا ہو

7. پھر وہ احادیث جن کو ان کے علاوہ آئمہ نے روایت کیا ہو ایسے آئمہ جنہوں نے صحت کو لازم کیا تھا اور انہوں نے ان احادیث کے صحیحہونے کی صراحت کی ہے پس یہ سات اقسام ہیں

معنی شرط البخاري و مسلم:

سوال بخاری و مسلم کی شرائط سے کیا مراد ہے؟

جواب: بخاری و مسلم کی شرائط سے مراد یہ ہے کہ وہ راوی ان صفات کے ساتھ متصف (موصوف) ہو جن کے ساتھ بخاری و مسلم کے راوی متصف ہوں یعنی عدالت اور ضبط کا پایا جانا اور شذوذ، انکار اور غفلت کا نہ پایا جانا اور بعض کہتے ہیں کہ بخاری و مسلم کی شرائط سے مراد یہ ہے کہ جو راوی ان دونوں کے ہیں بعینیہ وہی راوی اس کے ہو اور اس معاملے میں کلام بہت طویل ہے جس کو صاحب مقدمہ نے "سفر السعادة" کی شرح کے مقدمے میں ذکر کیا ہے

فصل في كتب الصحاح البخاري و مسلم لم يستوع با الصحاح:

سوال: کیا بخاری و مسلم تمام صحیح احادیث کو گھیرے ہوئے ہیں؟ مفصل بیان کریں

جواب: جی نہیں! بخاری و مسلم تمام صحیح احادیث کو گھیرے ہوئے نہیں ہے ان میں ساری صحیح احادیث نہیں ہیں بلکہ یہ دونوں کتابیں صحیح احادیث کے اندر منحصر ہے اور جو احادیث ان کے نزدیک صحیح ہیں اور جو ان کی شرائط کے مطابق صحیح ہیں وہ بھی تمام کی تمام ان دونوں کتابوں میں ذکر نہیں ہیں اور جو دوسروں کی شرائط کے مطابق صحیح ہے ان کو ذکر کرنے کی کیا گنجائش ہے

امام بخاری فرماتے ہے میں نے اپنی اس کتاب میں صرف صحیح حادیث کو ذکر کیا ہے اور میں نے کثیر صحیح احادیث کو ترک کر دیا ہے امام مسلم فرماتے ہے کہ میں نے جو احادیث اس کتاب میں نقل کی ہے وہ تمام صحیح ہیں لیکن میں یہ نہیں کہتا کہ جو میں نے چھوڑ دی وہ ضعیف ہیں اور ضروری ہے کہ ان احادیث کو ذکر کرنے اور حذف کرنے میں خاص وجہہ اور ترک کرنا یا تو صحت کی وجہ سے ہو گا یا کسی دوسرے مقصد کی وجہ سے ہو گا

مستدرک الحاکم:

سوال: مستدرک کس کی تصنیف ہے اور یہ کس معنی میں ہے؟

جواب: مشرک یہ حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری کی تصنیف ہے اس کا نام اس معنی میں ہے کہ جو صحیح احادیث امام بخاری و مسلم نے ترک کر دی یہ ان کو نقل کرئے گے اور ان کی تلافی کرئے گے

ان میں سے بعض احادیث شیخین کی شرائط کی مصداق ہیں

بعض ان میں سے ایک کی شرائط کی مصداق ہیں اور بعض ان کے علاوہ کی شرائط کی مصداق ہیں

شیخ حاکم فرماتے ہے امام بخاری و مسلم نے یہ حکم نہیں لگایا کہ جو ان کی کتابوں کے علاوہ احادیث ہیں وہ صحیح نہیں ہیں

سوال: امام حاکم نے مستدرک کتاب لکھنے کی دوسری وجہ کیا بیان کی؟

جواب: امام حاکم مستدرک کتاب لکھنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہے ہمارے اس زمانے میں ایک بدعتی گروہ نکلا ہے جن کی زبانیں آئمہ دین پر طعن کرتے ہوئے نکلی ہیں اور وہ کہتے ہے کہ آپ کے پاس جو صحیح احادیث کا مجموعہ ہے اس کی تعداد تو دس ہزار (10000) کو بھی نہیں پہنچتی ان کے رد میں میں یہ کتاب لکھ رہا ہو

سوال: امام بخاری کو کتنی صحیح اور کتنی غیر صحیح احادیث یاد تھی؟

جواب: امام بخاری سے منقول ہے آپ نے فرمایا" کہ مجھے ایک لاکھ صحیحا حادیث یاد ہیں اور غیر صحیح دو لاکھ یاد ہیں" اور اللہ ہی جانتا ہے انہوں نے صحیح سے وہ مرادلی ہو گی جو ان کی شرائط کے مطابق صحیح ہیں

سوال: بخاری شریف میں کتنی احادیث ہیں؟

جواب: بیان یہی کیا گیا ہے کہ بخاری شریف میں تکرار کے ساتھ تقریبا7275احادیث موجود ہیں اور بغیر تکرار کے تقریبا4000احادیث ہیں

صحیح ابن خزیمہ:

سوال: کیابقیہ آئمہ نے بھی صحیح احادیث پر کتابیں لکھی ہیں؟جواب: جی ہاں!بقیہ آئمہ دین نے بھی صحیح احادیث پر کتنابیں لکھی ہے مثلاً صحیح ابن خزیمہ آپ کے لیے کہاجاتا ہے آپ امام آئمہ ہے اور ابن حبان کے استاد ہے اور ابن حبان ان کی مدح میں کہتے ہے کہ میں نے روئے زمین پر ابن خزیمہ کے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو صناعت سنن میں حسین ہو اور صحیح احادیث کے الفاظ کو یاد کرنے والا ہو گویا کہ ساری احادیث ابن خزیمہ کی آنکھوں کے سامنے ہیں

صحیح ابن حبان:

ان کی مثالوں میں سے ایک مثال صحیح ابن حبان ہے جو کہ ابن خزیمہ کے شاگرد ہے، ثقہ ہے، مضبوط فاضل ہے اور فہام(عقل رکھنے والوں کے امام ہے اور حاکم فرماتے ہے کہ ابن حبان علم، لغت، حدیث اور وعظ کا برتن ہے اور یہ عقلاء مردوں میں سے ہیں

صحیح الحاکم المستدرک:

ان کی مثالوں میں سے ایک مثال حاکم ابو عبد للہ نیشاپوری حافظ ثقہ کی کتاب "مستدرک" ہے انہوں نے اپنی کتاب میں نرمی کا راستہ اختیار کیا ہے اور علماء نے ان کا مواخذہ کیا ہے علماء نے کہا ہے کہ ابن خزیمہ و ابن حبان یہ حاکم سے زیادہ قوی ہیں اور اسناد اور متون میں زیادہ لطیف میں

"المختارة" المقدسی:

ان کی مثالوں میں سے ایک مثال حافظ ضیاء الدین مقدسی کی کتاب "مختارہ" ہے اس میں انہوں نے وہ احادیث لکھی ہے جو صحیحین میں نہیں ہے اور علماء نے فرمایا ہے کہ یہ کتاب مستدرک سے احسن(اچھی) ہے

صحاح أخرى:

4 اسی طرح ان کی مثالوں میں سے " صحیح ابن عوانہ، صحیح ابن السکن منتقی ابن جارود" وغیرہ ہیں اور یہ تمام کتب صحیح کے ساتھ خاص ہیں لیکن ایک جماعت نے ان پر تعجب کیا ہے ان پر تعصب کرتے ہوئے یا انصاف کرتے ہوئے اور ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے وللہ اعلم

5 فصل في الكتب الستة المشهورة

سوال: صحاح ستہ سے کیا مراد ہے اور وہ کتنی کتابیں ہیں؟

جواب: وہ چھے (6) کتابیں جو اسلام میں مشہور اور مقرر ہیں ان کو "صحاح السّتہ" کہتے ہے

اور وہ یہ ہیں 1. صحیح بخاری 2. صحیح مسلم 3. جامع

ترمذی 4. سنن ابی داود 5. نسائی۔ 6. سنن ابن ماجہ

اور بعض علماء کہتے ہے کہ ابن ماجہ کی جگہ "الموطأ" صحاح ستہ میں شامل ہے اور صاحب جامع الأصول نے بھی موطا والے قول کو اختیار کیا ہے

أحاديث الكتب الأربعة:

سوال: کیا صحیحین کے علاوہ بقیہ چار کتابوں میں بھی صرف صحیح احادیث ہے؟

جواب: جی نہیں! ان بقیہ چار کتابوں (جامع ترمذی، سنن ابی داود، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ) میں صحیح، حسن اور ضعیف احادیث موجود ہیں پھر یہ بھی ان کا نام صحاح ستہ رکھا گیا ان میں صحیح احادیث کے غالب ہونے کی وجہ سے

اصطلاح البغوی:

سوال: امام بغوی شیخین کی احادیث کے علاوہ کو کیا نام دیتے ہے؟ جواب: امام بغوی (صاحب مصابیح) شیخین کے علاوہ کی احادیث کو حسن کا نام دیتے ہے یا اس وجہ سے کہ یہ قریب ہے یا وہ لغوی معنی کا اعتبار کرتے ہوئے ایسا کہتے ہے یا یہ ان کی ایک نئی اصطلاح ہے

كتاب الدارمي:

سوال:امام دارمی کی کتاب "دارمی" کے بارے میں علماء کیا کہتے ہے؟جواب:بعض علماء کتاب الدارمی کے بارے میں کہتے ہے کہ یہ زیادہ لائق ہے اور زیادہ اولیت رکھتی ہے کہ اس کو صحاح ستہ میں ابن ماجہ کی جگہ شمار کیا جائے اس لیے کیونکہ امام دارمی کے جو راوی ہیں ان میں سے بہت کم ضعیف ہیں اور اس کتاب (دارمی) میں منکر اور شاذ احادیث بھی بہت کم ہیں اور اس کی اسانید بھی عالیہ ہیں

امام دارمی کی ثلاثیات بھی امام بخاری کی ثلاثیات سے زیادہ ہے اور یہ مذکورات (مذکورہ کتابیں) حدیث کی بقیہ صحیح احادیث کی کتابوں سے زیادہ مشہور ہیں ان کے علاوہ بھی حدیث کی مشہور اور مقرر کتابیں ہیں

مصادر السيوطي في "جمع الجوامع"

سوال:امام جلال الدین سیوطی سے جمع الجوامع کے بارے میں کیا منقول ہے؟جواب: امام جلال الدین سیوطی نے نقل کیاہے کہ جمع الجوامع میں کثیر کتابوں سے احادیث کو نقل کیا گیاہیں جن کی تعداد پچاس کتابوں تک پہنچتی ہیں اور ان میں صحیح حسن اور ضعیف کتابیں شامل ہیں امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہے کہ میں نے کوئی بھی ایسی حدیث نقل نہیں کی جس کو موضوع کہا گیاہو اور محدثین کا اس کو چھوڑنے پر اور مردود ہونے پر اتفاق ہو گیاہو واللہ اعلم

جماعة من الأئمة المتقنين:

سوال:صاحب مشکاۃ نے اپنی کتاب کے شروع میں کس جماعت کا ذکر کیا؟

جواب:صاحب مشکاۃ نے اپنی کتاب کے شروع میں ثقہ آئمہ کی جماعت کو ذکر کیااور وہ یہ تمام محدثین ہیں

1.2. بخاری ومسلم 3امام مالک

4امام شافعی 5امام احمد بن حنبل

6.امام ترمذی 7امام ابوداود 8امام نسائی9ابن ماجہ 10امام دارمی

11دارقطنی 12امام بیہقی 13زین 14أجمل

ان کے علاوہ اور بھی محدثین کو ذکر کیا جن کو صاحب مقدمہ (عبد الحق محدث دہلوی) نے اپنی ایک علیحدہ کتاب میں ان کے احوال کے ساتھ ذکر کیا اور اس کتاب کا نام "الاکمال بذکر آسماالرجال" رکھا اور اللہ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے ابتداء اور انتہاء میں

تمت بالخیر